HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

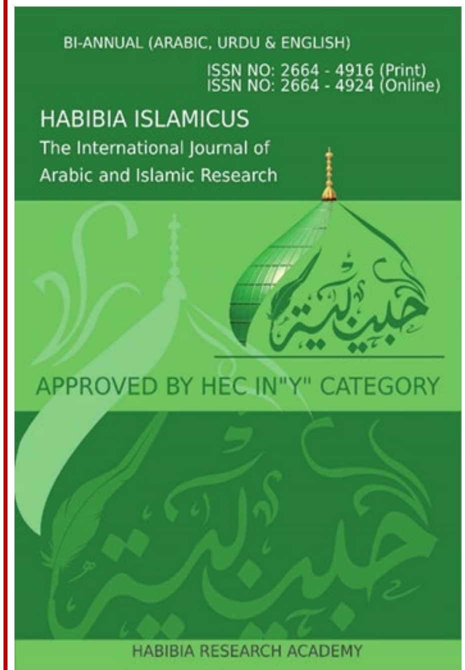

TOPIC:

A STUDY BASED ON THE RESEARCH AND LITERARY EFFORTS OF PROF. MUHAMMAD ISHAQ MANSOOORI

پروفیسر محمد اسحاق منصوری کی تحقیقی وادبی کاوشیں ایک مطالعہ

AUTHORS:

1. *Umair Rais Uddin, Doctor, Lecturer in Arabic, Sindh Madrasa-tul-Islam University, Karachi Email: umair.rais@smiu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-9948-13902*
2. *Dr Muhammad Naeem Ashraf, Lecturer, National University of Modern Languages, Email: mnashraf@numl.edu.pk Orcid ID: Https://orcid.org/0000-0001-8349-5333*

HOW TO CITE: *Rais Uddin, Umair, and Muhammad Naeem Ashraf. 2021. "URDU 10 A STUDY BASED ON THE RESEARCH AND LITERARY EFFORTS OF PROF. MUHAMMAD ISHAQ MANSOOORI: پروفیسر محمد اسحاق منصوری کی تحقیقی وادبی کاوشیں ایک مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (3):139-60. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u10.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/241
Vol. 5, No.3 || April –June 2021 || P. 139-160
Published online: 2021-09-30

QR. Code

A STUDY BASED ON THE RESEARCH AND LITERARY EFFORTS OF PROF. MUHAMMAD ISHAQ MANSOOORI

پروفیسر محمد اسحاق منصوری کی تحقیقی وادبی کاوشیں ایک مطالعہ

Umair Rais Uddin, Muhammad Naeem Ashraf,

ABSTRACT

Prof. Dr. Muhammad Ishaq Mansoori is a prominent scholar of Arabic and Islamic studies who played a vital role in the promotion of Arabic language and literature in Pakistan. Dr. Mansoori is a great Islamic preacher, good writer, eloquent speaker, expert educationist, an excellent researcher, good mentor and reformer as well. He always strived for the understanding of the holy Quran and the teaching of the Arabic language in Pakistan.

He loves Arabic language very much. He edited various textbooks to develop the expertise of the students in Arabic language and understanding of the holy Quran. His sermons, speeches, lectures, articles and scholarly writings published in Urdu language were very easy and simple. In this study, I have viewed his literery services. I adopted the method of description, analytics and historical criticism which covers all the aspects.

KEYWORDS: *Ishaq Memon, Mansoori, Al Quran as a school text book. Quran fehmi. Maa'rif, Piyami, Tanzeem-e-Asatizah, Nazim-e-Taleem, Ameer Uddin Mehar*

تعارف: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق میمن 26 مئی 1952ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حاجی محمد زکریا میمن اور والدہ حاجیانی مریم بائی داتی ہیں۔ آپ کے آباءواجداد کا تعلق کاٹھیاوار (گجرات، بھارت) کے قصبہ جیت پور سے ہے۔ آپ دینی وعلمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے پوری زندگی دعوتِ دین کی ترویج واشاعت، فکری ونظریاتی اور تعلیمی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے میں صرف کردی اورالحمدللہ ابھی تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم منصورہ سندھ سے حاصل کی۔ آپ نے میٹرک اور انٹر شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج سے مکمل کیا جہاں آپ کو حسنِ کارکردگی کے اعتراف میں گولڈ میڈل اور سلور میڈل سے نوازا گیا۔ آپ نے اسی کالج سے مولوی، عالم اور فاضل عربی کے امتحانات میں پوزیشن حاصل کی۔ دورانِ تعلیم ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ 1970ء میں منصورہ میں اُردو، عربی اور انگریزی زبان کے تقریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا جس میں آپ کو کئی انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ فٹبال، ہاکی اور بیت بازی کے مقابلوں میں بھی سر فہرست رہے۔ 1972ء میں آپ نے جامعہ کراچی سے بی اے میں فرسٹ ڈویژن اور 1974ء میں ایم اے عربی فرسٹ ڈویژن سیکنڈ پوزیشن سے پاس کیا۔ اس کے علاوہ ایم اے اسلامیات کی سند پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔ 1977ء میں آپ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگئے۔ تاہم شادی کے بعد بھی تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ 1979ء میں عربی لسانیات میں عبور حاصل کرنے کی غرض سے سعودی عرب گئے، جہاں جامعہ ملک سعود، ریاض سے "**الدبلوم العالي في علم اللغة التطبيقي**" دو سال میں مکمل کیا۔

1997ء میں آپ نے پروفیسر ڈاکٹر جمیل احمد مرحوم کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ بعنوان **"عربی نثر کے رجحانات"** پیش کیا۔ آپ کے تحقیقی مقالہ کے بارے میں سندھ یونیورسٹی کے ایمیریٹس پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوٹو نے اپنے تاثرات میں اس پی ایچ ڈی کو عربی زبان وادب کی ترقی کی طرف ایک نیا قدم قرار دیا۔

تدریسی خدمات: ڈاکٹر صاحب نے تدریسی سرگرمیوں کا باقاعدہ آغاز فیڈرل گورنمنٹ کالج اسلام آباد میں بطور لیکچرار شروع کیا۔ 1975ء-1983ء تک آپ کالج میں شعبہ عربی کے صدر رہے۔ 1983ء سے 1986ء تک بورنو کالج آف ایجوکیشن، نائجیریا میں بحیثیت صدر شعبہ عربی زبان وادب کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ نائجیریا سے واپس تشریف لانے کے بعد آپ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں بحیثیت ایسوسی ایٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ دو سال اسی عہدے پر فائز رہے۔ 1988ء میں جب آپ کا جامعہ کراچی میں بطور لیکچرار تقرر ہوا تو آپ اُس وقت انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں بحیثیت ایسوی ایٹ پروفیسر اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے۔ تاہم والدین کی خواہش تھی کہ آپ ایسوی ایٹ پروفیسر کا عہدہ چھوڑ کر لیکچرار عربی کے عہدہ کو ترجیح دیں اور مستقل طور پر کراچی تشریف لے آئیں، آپ نے سر تسلیم خم کیا اور دنیاوی فوائد کے مقابلہ میں والدین کی رضامندی اور خواہش کو فوقیت دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جامعہ کراچی میں بھی جلد ہی ترقیوں سے ہمکنار کر دیا اور آپ جامعہ کی اہم مشاورتی کمیٹیوں اور بورڈز کے ممبر بن گئے۔

مارچ 1988ء میں آپ کو اسسٹنٹ پروفیسر کے درجہ میں ترقی دے دی گئی۔ 1995ء میں آپ ایسوی ایٹ پروفیسر اور 2005ء سے آپ کامل پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ جولائی 2003ء سے جولائی 2006ء تک آپ شعبہ عربی کے صدر رہے۔ آپ تقریباً 24 سال شعبہ عربی میں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد جولائی 2012ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے شعبہ کی بہتری وترقی کے لیے تعمیری کام کیے۔ طلبہ وطالبات کو عربی زبان وادب کو نئے رجحانات سے روشناس کروانے کے لیے آپ نے 1957ء سے رائج شدہ نصاب میں تبدیلی کی اور اُس کی جگہ گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ کے طلبہ وطالبات کے لیے ایک نیا نصاب متعارف کروایا جو تاحال رائج ہے۔ ڈاکٹر منصوری عربی زبان وادب میں خاص شغف رکھتے ہیں۔ جدید عربی نثر آپ کا خاص موضوعِ بحث ہے۔ ادبیات میں جدت پسندی اور قدامت پسندی کے جو رجحانات پائے جاتے ہیں ان میں آپ کا مذہب: " **الحكمة ضالة المؤمن** " کی حکیمانہ روش اور " **خذ ما صفا ودع ما كدر** " کی مؤمنانہ فراست کے ساتھ باعثِ خیر کو قبول کرنا اور باعثِ شر کو رد کرنا ہے۔ آپ پاکستان میں قرآن فہمی اور عربی زبان کی درس وتدریس کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔ آپ وزارتِ تعلیم کی طرف سے قومی سطح پر قائم کردہ نصاب سازی کمیٹی کے مستقل رکن رہے۔ آپ نے جدید عربی زبان اور اس کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت ششم، جماعت ہفتم جماعت ہشتم کے لیے عربی نصاب متعارف کروایا۔ 1982ء

عربی کورس بک پر مشتمل ایک "حرا عربی قاعدہ" ترتیب دیا۔ یہ قاعدہ "حرا نیشنل ایجوکیشن فاؤنڈیشن" لاہور، پاکستان کی طرف سے شائع کی گیا ہے۔ علاوہ ازیں وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کے تحت نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد کے زیر اہتمام 2014ء میں عربی نصابی کتاب بعنوان "**عربی چھٹی جماعت کے لیے**" شائع ہوئی۔ راقم الحروف کو بھی اس کتاب میں معاون مصنف کا اعزاز حاصل ہوا۔ تصنیفی خدمات میں ڈاکٹر صاحب کا سب سے اہم کارنامہ اسکول کے طلبہ وطالبات کے لیے تیار کردہ قرآنی نصاب ہے جو "**القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتاب**" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ آگے ان شاءاللہ ہم اس کتاب کا تعارف اور غرض وغایت تفصیل سے پیش کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے اُمتِ مسلمہ کی فکری آبیاری و کردار سازی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ بنیادی طور پر شاہ ولی اللہ دہلویؒ، علامہ اقبالؒ، قائداعظمؒ اور سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی فکر سے متاثر ہیں۔ دینی واصلاحی ادب جو صالح معاشرہ کی تعمیر کی اساس ہے آپ کے مطالعہ وتدریس کا محور رہا ہے۔ آپ ایک بہترین اُستاد و مربی، ماہر تعلیم ودانشور، محقق، مبصر اور مدبرانہ صفات کے حامل انسان ہیں۔ اُمتِ مسلمہ کے احوال بالخصوص تعلیمی احوال کے بارے میں مستقل فکرمند رہتے ہیں۔ آپ نے سعودی عرب، ایران، نائیجریا اور برطانیہ کے مطالعاتی دوروں کے دوران اُن کے تعلیمی نظام کا بغور مشاہدہ کیا جس نے آپ کے افکار ونظریات کو نئی راہ بخشی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ پاکستان کے تعلیمی نظام میں بہتری کے لیے کی جانے والی ہر کاوش کا خیر مقدم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دورِ حاضر میں جب وزارتِ تعلیم کی طرف سے یکساں نصابِ تعلیم کا مسودہ جاری کیا گیا تو آپ نے اس پر بھرپور تنقیدی مباحثہ کا اہتمام کیا اور شرکاء کی طرف سے حاصل کردہ سفارشات وتجاویز وممکنہ اقدامات کو مختلف اخبار وجرائد میں بیانات، تجزیوں اور تبصروں کی صورت میں شائع کیا گیا۔ آپ میمنی، عربی اور اُردو زبان پر قدرت رکھتے ہیں۔ سندھی، گجراتی، پنجابی، فارسی اور انگریزی زبان بھی آپ کی دسترس میں ہیں۔

ڈاکٹر صاحب پاکستان ٹیلی ویژن پر خطبہِ حج کا براہ راست عربی سے اُردو ترجمہ بڑے اہتمام سے کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف چینلز پر نشر کیے جانے والے دینی پروگرامات میں بھی بطور مہمان شریک رہے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کی طرف سے بھی کئی بار آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے گفتگو کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا رہا ہے۔ اسلام آباد سے شائع ہونے والے ایک مجلہ "اکیڈیمیکا" میں آپ کا ایک مضمون بعنوان "اللغة العربية في باكستان بأن تكون لغة رسمية" شائع ہوا جس میں حکومت کو کئی تجاویز دی گئیں تھیں۔ اس کے بعد حکومتِ پاکستان نے پی ٹی وی پر روزانہ شام کو عربی زبان میں خبرنامہ نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔

اساتذہ: آپ کے نمایاں اساتذہ میں سرفہرست پروفیسر سید محمد سلیمؒ ہیں۔ پروفیسر صاحب کی خاصیت یہ تھی کہ وہ 24 گھنٹوں کے اُستاد تھے۔ طلبہ کی کردار سازی اور فکری آبیاری میں ان کا اہم کردار تھا۔ پروفیسر سید محمد سلیم نے اپنی پوری زندگی اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اور افراد سازی اور رجال کار کی تیاری میں صرف کردی۔ آپ تاریخ اسلام اور تاریخ عالم کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا تھے۔ اُردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے ماہر تھے"۔[1] اسی طرح دوسری شفیق شخصیت اُستادِ محترم سید وصی مظہر ندوی صاحبؒ کی تھی جنھوں نے طلبہ میں

عربی زبان وادب کی استعداد پیدا کرنے میں زندگی صرف کر دی۔ آپ فصیح عربی زبان کے اظہار پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ عربی ادب کی ادق سے ادق کتاب کی تدریس میں مولانا کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے، دین پر استقامت، کردار کی پختگی، سادگی و قناعت کی اعلیٰ صفات آپ کی شخصیت کے روشن پہلو تھے۔"(2)

اسی طرح مولانا پروفیسر امیر الدین مہر مرحوم (سابق مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، منصورہ، ومترجم سندھی تفہیم القرآن) کے بارے میں فرماتے ہیں: "1964ء میں منصورہ ڈیپر میں پہلی مرتبہ مولانا صاحب کو دیکھا وہ مطب کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے ساتھ ساتھ تدریس کی ذمہ داریاں بھی بحسن وخوبی انجام دے رہے تھے مجھے ان سے ابتدائی عربی گرامر یعنی صرف ونحو پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا اُس وقت بھی انتہائی نرم مزاج شفیق ومہربان اور انتہائی پیار ومحبت کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے۔ پڑھائی کے بعد بھی پروفیسر صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ بہترین انسان اور مسلمان تھے۔ آپ کی پوری زندگی سادگی، محنت اور اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف رہی ہے۔ میں ہمیشہ ان سے رابطہ میں رہا اور زندگی کے مختلف معاملات میں میں اُن سے رہنمائی ومشاورت لیتا رہا ہوں"۔(3)

اپنے ایک اور اُستاد پروفیسر ڈاکٹر سید محمد یوسف مرحوم (علامہ عبدالعزیز میمنؒ کے شاگردِ خاص، سابق صدر شعبہ عربی، جامعہ کراچی، وصدر شعبہ اسلامیات، جاس یونیورسٹی، نائجیریا) **کے بارے میں فرماتے ہیں:** "1972ء سے 1974ء تک تقریباً دوسال شعبہ عربی جامعہ کراچی میں میرا تعلق پروفیسر ڈاکٹر سید محمد یوسفؒ سے رہا۔ آپ بہترین اُستاد تھے، نظم وضبط کو ملحوظ رکھتے تھے، آپ کی کلاس میں دیر سے آنے والے طلبہ وطالبات کا داخلہ ممنوع تھا۔ مضمون میں مہارت بالخصوص عربی شاعری بڑی دلجمعی سے پڑھاتے تھے۔ آپ کا منفرد طریقہِ تدریس تھا۔ پہلے عربی اشعار کی بلند خوانی کرتے پھر نئے الفاظ کی وضاحت کرتے اور پھر ہر شعر کی مکمل شرح کیا کرتے تھے۔ اشعار کی شرح میں اُردو شاعری سے استشہاد کرتے جس سے طلبہ وطالبات کا ذوق وشوق مزید بڑھ جاتا۔ کلاس میں سب سے زیادہ سوال میں پوچھتا تو ساتھی طلبہ کہتے کہ آپ امتحان میں پاس نہیں ہوسکیں گے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو میں نے ہمیشہ منصف ومقسط پایا۔ حتیٰ کہ جب شعبہ عربی میں اساتذہ کی اسامیاں آئیں تو میں نے بھی درخواست جمع کروادی۔ انٹرویو میں ڈاکٹر صاحب کو سامنے پایا تو گھبرا گیا۔ لیکن حسبِ عادت ڈاکٹر صاحب مرحوم نے عدل وانصاف اور اہلیت کو ملحوظ رکھا اور میں انٹرویو میں کامیاب ہوگیا۔ آپ عربی، اُردو اور انگریزی میں مہارت رکھتے تھے۔ جس کی شاہد آپ کی تصنیفات ہیں"۔(4)

اس کے علاوہ آپ کے دیگر اساتذہ کرام میں مولانا جان محمد بھٹو مرحوم (متوفی ستمبر 1982ء، آپ نے سب سے پہلے تفہیم القرآن کے سندھی ترجمہ کا آغاز کیا اور تقریباً آٹھ پارے مکمل کر کے خالق حقیقی سے جاملے)، مولانا غلام سرور بھٹو مرحوم (متوفی نومبر 2006ء، سابق جنرل سیکریٹری، جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، منصورہ)، مولانا شیخ الحدیث آغا محمد مدظلہ (مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد خاص ومہتم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، منصورہ)، محترم طالب صاحب، ومحترم صالح محمد صاحب، قاضی عمادالدین صاحب، مولانا علی محمد کاکیپوٹہ مرحوم (متوفی

مارچ 1968ء، آپ سندھی، عربی، اُردو کے جید عالم اور قدیم فلسفہ وادب کے ماہر تھے۔ آپ فلسفہ میں علامہ اقبالؒ کے بھی اُستاد رہے ہیں، حضرت مولاناولی حسن ٹونکی مرحوم (سابق مفتی اعظم پاکستان و شیخ الحدیث، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی)، مفتی خلیل اللہ ربانی مرحوم (مولاناعبید اللہ سندھیؒ کے شاگرد اور بانی جامعۃ الرشید حضرت مولاناعبدالرشید مرحوم کے اُستاد اور بڑے بھائی ہیں)، مولانا رفیق نثار مرحوم، پروفیسر ڈاکٹر جمیل احمد مرحوم (متوفی جولائی 1995ء، سابق صدر شعبہ عربی، جامعہ کراچی و مدیر جامعہ الدراسات الاسلامیہ)، ڈاکٹر حبیب الحق ندوی (متوفی فروری 1998ء، سابق اُستاد شعبہ عربی، جامعہ کراچی، آپ مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ منتقل ہو گئے جہاں آپ نے ہارورڈ یونیورسٹی، امریکہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی)، پروفیسر مولاناعبدالرشید ارشد مرحوم (سابق صدر شعبہ عربی زبان و ادب کراچی یونیورسٹی، مؤسس و مدیر ماہنامہ الرشید)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی صاحب (سابق ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سینٹر، کراچی، ڈین فیکلٹی آف آرٹس، وصدر شعبہ عربی زبان وادب کراچی یونیورسٹی)، پروفیسر پاشا صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر محمود اسماعیل الصینی (پروفیسر علم اللغۃ، جامعہ ملک سعود، ریاض، سعودی عربیہ) شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا پروفیسر جمیل احمد مرحوم صاحب سے بھی خصوصی تعلق رہا۔ آپ نے اُن کے بارے میں اپنے شاگرد محمد اسماعیل سے ایک مضمون لکھوا کر شائع کیا۔ پروفیسر صاحب کو علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ ڈاکٹر صاحب بہادرآباد میں اُن کے گھر پر کافی وقت گزارتے رہے اور اُن سے فیضیاب ہوتے رہے۔

تلامذہ: ڈاکٹر صاحبؒ اپنے اساتذہ کی طرح اپنے شاگردوں سے بھی بہت محبت کرتے ہیں ہمیشہ اُن کی حوصلہ افزائی کرتے اُن کے تعلیمی مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ شعبہ عربی، جامعہ کراچی میں آپ طلبہ وطالبات کو عربی ادب بالخصوص نثر پڑھاتے تھے۔ آپ کا طریقہ تدریس یہ تھا کہ آپ جو بھی عربی عبارت پڑھاتے اُس میں اعراب کا خاص خیال رکھتے اور طلبہ وطالبات سے بھی مختلف عبارات پر اعراب لگوانے کی مشق کرواتے تھے۔ نثر کی تمام جملہ اصناف کا تفصیلی تعارف کروانے کے بعد طلبہ کو مختلف قصوں و کہانیوں، ناول اورافسانوں کا فنی تجزیہ پیش کرنے کا کام تفویض کرتے۔ اسی طرح آپ نے طلبہ وطالبات کے اندر ترجمہ نگاری کی صلاحیت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ طلبہ وطالبات سے عربی–اُردو، اُردو–عربی۔ انگریزی–اُردو میں مقالات، کہانیوں اور افسانوں کا ترجمہ کرواتے ، پھر کلاس میں اُن سے سنتے، غلطیوں کی نشاندہی کرتے اور پھر ساتھ ہی اُس کی تصحیح بھی کرواتے تھے۔ آپ اپنے طلبہ کی کامیابیوں پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب قومی اور بین الاقوامی سطح پر شعبہ عربی اور سوشل سائنسز سے شائع ہونے والے تحقیقی مجلہ جات کے ادارتی بورڈز کے تاحال رکن ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم کے تحت شائع ہونے والا مجلہ تحقیق معاشرتی علوم اور تحقیقی مجلہ "**معارف**" کے سابق مدیر رہے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ اپنے تمام طلبہ وطالبات اور نئے محققین کو خوش آمدید کہا جو اپنے تحقیقی سفر کا آغاز کرنا چاہتے تھے آپ اُن کی بھرپور رہنمائی کرتے، اُن کو تحقیقی مقالہ کے لوازمات سے آگاہ کرتے، اُن کے مقالہ جات کی

اصلاح کرواتے اور پھر اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے اُن کے مقالہ جات کو شائع کرنے کا اہتمام کرواتے تھے۔ آپ کی زیر نگرانی کئی طلبہ وطالبات نے ایم فل اور پی ایچ ڈی مکمل کیا۔ آپ کے شاگرد اس وقت ملکی جامعات میں اعلیٰ تدریسی مناصب پر فائز ہیں۔ ہم یہاں صرف چند نمایاں شاگردوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

1- **پروفیسر شہناز غازی**، ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، جامعہ کراچی

2- **سیدہ زینب فاطمہ** (صدر شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

3- **ڈاکٹر عاصف سلیم**، اسسٹنٹ پروفیسر (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

4- **ڈاکٹر محمد عمران لطیف**، اسسٹنٹ پروفیسر (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

5- **ڈاکٹر محمد عبدالحمید نبیل**، اسسٹنٹ پروفیسر (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

6- **ڈاکٹر محمد فیض الابرار**، اسسٹنٹ پروفیسر (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

7- **ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف**، اسسٹنٹ پروفیسر (سابق صدر شعبہ عربی، جامعہ وفاقی اُردو، کراچی)

8- **ڈاکٹر شہزاد چنہ**، اسسٹنٹ پروفیسر، (دعوہ اکیڈمی، کراچی، آپ نے پروفیسر سید محمد سلیم مرحوم کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا)

9- **ڈاکٹر سنبل انصار**، اسسٹنٹ پروفیسر، (جامعہ سندھ مدرسۃ الاسلام، کراچی)

10- **مولانا محمد اسمعیل دیروی** (علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم پر عربی میں مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی)

11- **ڈاکٹر محمد جمیل بندھانی**، (سابق ڈین اسلامک اسٹیڈیز وایجوکیشن، جامعہ میٹروپولیٹن، وڈائریکٹر، شعبہ تصنیف و تالیف وترجمہ، جامعہ وفاقی اُردو، کراچی)

12- **ڈاکٹر عمیر رئیس الدین**، لیکچرار (جامعہ سندھ مدرسۃ الاسلام، کراچی)

13- **ڈاکٹر محمد نعیم اشرف**، لیکچرار (شعبہ عربی، جامعہ نمل، اسلام آباد)

14- **عبداللہ محمد یوسف خان**، لیکچرار (شعبہ عربی، جامعہ کراچی)

15- **عبدالرحمن صدیقی** (معروف عربی مترجم، العربیہ اُردو نیوز)

دینی وادبی خدمات کا جائزہ:

ڈاکٹر صاحب کی دینی وادبی خدمات یوں تو ایک مفصل کتاب کا تقاضا کرتی ہیں۔ مگر اس مقالہ میں ہم اُن کی عظیم الشان علمی خدمات کو بطور نمونہ اختصار کے ساتھ پیش کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کی تصانیف و مقالات کو ہم مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1. کتب

2. تحقیقی مقالات
3. مضامین
4. تراجم

کتب: ذیل میں ہم ڈاکٹر صاحب کی عربی کتاب کا مختصر تعارف پیش کر رہے ہیں:

1- **عربی چھٹی جماعت کے لیے:** 127 صفحات پر مشتمل یہ نصابی کتاب چھٹی جماعت کے طلبہ وطالبات کے لیے ترتیب دی گئی ہے۔ جس کو نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد نے 2014ء میں پہلی بار 5000 کی تعداد میں شائع کیا۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پاکستانی طلبہ وطالبات کو عربی زبان سکھانے کے لیے براہ راست طریقہ کار (DIRECT MEHTOD) استعمال کیا گیا ہے۔ زبان سیکھنے کی چاروں مہارتوں (سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا) پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ عربی قواعد جو عموماً طلبہ وطالبات کے لیے مشکلات اور اُلجھاؤ کا باعث بنتے ہیں اُنہیں انتہائی سلیقہ کے ساتھ اطلاقی انداز (APPLIED METHOD) میں پیش کیا گیا ہے۔ قواعد کی اصطلاحات سے اجتناب کیا گیا ہے، تاہم اساتذہ کی رہنمائی کے لیے ہر سبق کے اختتام پر قواعد کی سرگرمیاں ذکر کی گئیں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کتاب کی تدریس کے طریقہ کار اور اس کی غرض وغایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس کتاب کی تالیف کے دوران براہ راست عربی زبان سکھانے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اساتذہ کرام طلبہ وطالبات کو یہ کتاب اسی طریقہ کار کے مطابق پڑھائیں۔ گرامر اور قواعد صرف ونحو اطلاقی انداز میں سکھائے گئے ہیں۔ علم لغت کی رو سے زبان وہی ہے جو زبان پر رواں ہو جائے۔ زبان ایک عادت ہے فلسفہ نہیں ہے اس لیے اسے پوری کوشش کے ساتھ زبان پر رواں کیا جائے۔ زبان کو رواں کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے بار بار دہرایا جائے اس لیے اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ کسی بھی سبق کو پڑھاتے وقت طلبہ کو سبق بار بار دہرانے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ تجربے اور مشاہدے سے ثابت ہے کہ بچوں کو سبق کے متن کا ترجمہ اور گرامر پڑھا دینے سے طلبہ وہ زبان بولنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت حاصل نہیں کر سکتے اس لیے زبان کی زیادہ سے زیادہ مشق کرائی جائے"۔[5]

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں شامل اسباق کے ذریعہ عربی زبان میں پاکستانی ثقافت کو اُجاگر کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی ہے۔ یہ رجحان عام طور پر عربی کتب میں موجود نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر درج ذیل اسباق "باکستان الجمهورية الإسلامية (اسلامی جمہوریہ پاکستان)، حديقة شالامار (شالیمار باغ)، إسلام آباد عاصمة باكستان (پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد)، الحياة الريفية في باكستان (پاکستان میں دیہاتی زندگی)، ممر خيبر (خیبر پاس)، العلامة محمد اقبال (رحمہ اللہ)" ان تمام اسباق میں ڈاکٹر صاحب نے آسان اور دلچسپ انداز میں طلبہ کو عربی زبان میں پاکستان کے اہم سیاحتی مقامات کی سیر کروائی ہے اسی طرح شاعرِ مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ کی شخصیات کا بھی تعارف کروایا ہے۔

2- القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتاب: یہ کتاب پانچ اجزاء پر مشتمل ہے۔پہلا جز چھٹی جماعت اور مساوی تعلیمی سطح کے طلبہ وطالبات کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔اس حصہ میں سورۃ الفاتحہ سے سورۃ المزمل تک ترتیب سے سورتیں دی گئی ہیں۔اور پھر طلبہ وطالبات کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب بدل دی گئی ہے، پھر سورۃ ابراہیم سے سورۃ الکہف تک کی سورتیں شامل کر دی گئیں ہیں۔اس حصہ میں کل سورتوں کی تعداد48 ہے۔دوسرا حصہ ساتویں جماعت اور مساوی تعلیمی سطح کے لیے ہے۔اس کا آغاز سورۃ مریم سے ہوتا ہے پھر بالترتیب سورۃ ص تک کی سورتیں درج ہیں۔کل سورتوں کی تعداد20 ہے۔تیسرا حصہ آٹھویں جماعت اور مساوی تعلیمی سطح کے لیے ہے۔یہ سورۃ الزمر سے شروع ہوتا ہے جس کا اختتام سورۃ الجن پر ہوتا ہے۔کل سورتوں کی تعداد34 ہے۔چوتھا حصہ نویں جماعت اور مساوی تعلیمی سطح کے لیے ہے اس میں سات سورتیں شامل کی گئیں ہیں جس کی ترتیب سورۃ الاعراف سے سورۃ الرعد تک ہے۔البتہ کتاب کا آغاز سورۃ الرعد سے کیا گیا ہے۔پانچویں اور آخری حصہ میں سورۃ الفاتحہ سے سورۃ الانعام تک کی سورتیں شامل ہیں۔یہ حصہ دسویں جماعت اور مساوی تعلیمی سطح کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔کتاب کے ہر حصہ میں قرآنی آیات کے متن کے ساتھ آسان اُردو ترجمہ اور طلبہ وطالبات اور قارئین کے علمی اور ذہنی معیار کے مطابق سوالات ترتیب دیئے گئے ہیں۔اس کتاب کا بنیادی مقصد قرآن فہمی ہے۔جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے خود اس کی وضاحت کی ہے:"القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتاب کا مقصد طلبہ وطالبات کو آسان ترین طریقے سے قرآن مجید کی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے"۔[6]

ہمارے مروجہ تعلیمی نظام میں آسان اور سلیس زبان میں طلبہ وطالبات کو قرآن مجید سمجھنے اور سمجھانے کے لیے باقاعدہ کوئی نصاب مقرر نہیں۔یہ کتاب اسی خلا کو پورا کرنے کے لیے ایک بھرپور و مستحسن کاوش ہے۔ڈاکٹر صاحب اُمتِ مسلمہ بالخصوص نوجوان طلبہ وطالبات کی تعلیمی وفکری سرگرمیوں کے حوالے سے کافی مضطرب رہتے ہیں۔طلبہ وطالبات کی صحیح اسلامی اقدار پر تربیت کرنا، قرآنی تعلیمات سے جوڑنا، اور ان میں یہ شعور پیدا کرنا کہ قرآن آسان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو سب کے لیے نازل کیا ہے، وقت کی اشد ضرورت ہے۔

ڈاکٹر صاحب اسی نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"جب مسلمانوں کا زوال شروع ہوا تو معاشرے میں قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے والے دن بدن کم ہوتے گئے۔اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے پڑھ کر جو طلبہ وطالبات فارغ التحصیل ہو رہے ہیں اُن میں ایک فیصد بھی ایسے نہیں جنہیں اس پورے تعلیمی عمل کے عرصے میں ایک بار بھی قرآن مجید کا صرف ترجمہ پڑھایا گیا ہو۔

جبکہ قرآن مجید آسان کتاب ہے۔سورۃ القمر آیت نمبر 17، 22، 32، 40 میں کہا گیا ہے کہ (ترجمہ):"ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے، تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟" اسی طرح سورۃ ابراہیم آیت نمبر 52 میں فرمایا گیا (ترجمہ):"یہ قرآن ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے، تاکہ انہیں اس کے ذریعے خبردار کیا جائے"۔[7]

ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں: " قرآن کریم کے سہل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی تعلیمات آسان ہیں، ان پر عمل کرنا بھی آسان ہے، کیونکہ قرآن کریم کی راہ اصل فطرت کی راہ ہے۔ مثلاً اللہ ایک ہے، نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، والدین اور اعزہ واقرباء کے ساتھ احسان و کرم کا معاملہ کرو، شراب وزنا سے بچو، وعدہ وفا کرو، بنی نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ، کسی بھی انسان کو ناحق قتل نہ کرو، رشوت اور لوٹ مار سے حاصل کیا گیا پیسہ حرام ہے... یہ وہ احکام ہیں جنہیں ایک عربی دان جس طرح سمجھ سکتا ہے ایک غیر عربی دان بھی اُردو یا کسی بھی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر سمجھ سکتا ہے"۔[8]

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی نگاہِ بصیرت افروز نے بھانپ لیا تھا کہ عام مسلمانوں کو قرآن مجید سے جوڑے بغیر حقیقی دین داری پیدا نہیں ہو سکتی، اس لیے اُس وقت کے برصغیر کی عوامی زبان فارسی میں ترجمہ کیا جس کا نام "فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن" رکھا، اس کے مقدمے میں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ: " یہ کتاب (قرآن مجید) بچپن ہی میں پڑھا دینی چاہیے تاکہ سب سے پہلے بچوں کے ذہن میں جو چیز آئے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے مطالب ہوں"۔[9]

اسی تناظر میں پروفیسر صاحب نے طلبہ وطالبات اور عام لوگوں کے لیے نصابی انداز میں 'القرآن" کو مرتب کیا ہے۔ ہر کتاب میں اساتذہ کی رہنمائی کے لیے مقصدِ تدریس، طریقہ تدریس، طریقہ امتحان اور نمونہ امتحان بھی درج کیا ہے۔ تاکہ بہتر سے بہتر نتائج حاصل ہو سکیں۔

مبصر ماہنامہ "ترجمان القرآن" محترم ارشاد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں: "اسی احساس کے تحت ایک عملی تدریسی منصوبے کی غرض سے مرتب کی گئی ہے، متن و ترجمہ قرآن آمنے سامنے درج کرنے کے بعد نصابی کتب کے طریقے کے مطابق مشقیں دی گئی ہیں، جن میں مختلف نوعیت کے سوالات ہیں۔ مشقوں کی تیاری اور ترتیب میں بہت محنت کی گئی ہے، تحریری اور زبانی امتحان کے ماڈل پیپر بھی دیئے گئے ہیں۔ گویا طریقہ تدریس کے تمام کتابی لوازمات مکمل طور پر فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف نے قرآن کو نصابی کتاب کے طور پر پیش کرنے کی قابلِ قدر سعی فرمائی ہے"۔[10] "تمام اجزاء میں متنِ قرآن رموز واوقاف کے ساتھ دیا گیا ہے، فصیح رواں اُردو ترجمے میں آیات نمبر ڈالنے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ وطالبات کے لیے آسانی ہو۔ اس کتاب کے حصہ اول کا سندھی ترجمہ ہو چکا ہے جو محترم انجینئر عبدالمالک میمن (کوٹری) نے خوب کیا ہے۔ کتاب پر نظر ثانی پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری، محمد یوسف زکریا اور فیض احمد فیض (ڈائریکٹر الفاروق گروپ) نے فرمائی۔ حافظ غلام مجتبیٰ بھٹو نے زیورِ کتابت سے آراستہ کیا"۔[11]

عربی مقالات: ڈاکٹر صاحب کے تحقیقی وادبی مقالات ملکی وبین الاقوامی مجلات اور رسائل میں چھپ چکے ہیں۔ جن میں سرفہرست عربی مجلہ "**المجمع العلمي الهندي**"، "**تاريخ العرب والعالم**" اور اُردو مجلہ "فکر و نظر" ہیں۔ آپ نے عربی کے تمام مقالات کو یکجا کر کے اسے "**قطوف**" کا نام دیا ہے جو زیر طبع ہے۔ ہم یہاں عربی مقالات کا ذکر کر رہے ہیں:

1. الإتجاهات الحديثة في الآداب العربية [12]

2. تطور القصة العربية وأثرها على تطور القصة الغربية [13]
3. تطور الرواية الحديثة ودعاء كروان لطه حسين [14]
4. دكتور طه حسين: حياته ومنهاجه الفكري والأدبي [15]
5. رائد الرواية الحديثة في الآداب العربية محمد بن ابراهيم المويحلي [16]

اُردو مقالات:

1. عربی ادب کے تعلیمی ناول [17]
2. ڈاکٹر طٰہٰ حسین فکر وفن کے آئینے میں [18]
3. توبۃ النصوح اور حدیث عیسیٰ بن ہشام کا تقابلی مطالعہ [19]
4. شریعت کی تعبیر اور اجتہاد بیسویں صدی میں [20]
5. جدید عربی صحافت اور مقالہ نگاری کا ارتقا [21]
6. جدید عربی ادبیات میں ناول نگاری کا بانی محمد المویلحی۔۔فکر وفن کے آئینے میں [22]
7. جدید عربی ادب: فکر وفن کے آئینے میں [23]
8. منفلوطی کے افسانوں اور مقالات کا مطالعہ [24]
9. میمن کب مشرف بہ اسلام ہوئے؟ [25]
10. سحر کی حقیقت: قرآن وحدیث کی روشنی میں [26]
11. حقوق مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے تقاضے اور ہماری تعلیمی زندگی: پاکستان میں ابتدائی تعلیم کا ایک جائزہ [27]
12. تحقیق کیا ہے؟ نئے محققین کے نام (اداریہ) [28]
13. قرآن مجید اور پاکستان کا نصابِ تعلیم (اداریہ) [29]
14. اسلامی قانون میں ریاست اور فرد کے حقوق وفرائض [30]
15. تشدد وانتہا پسندی کے خاتمہ کے لیے اسلامی جامعات کا کردار: ایک جائزہ [31]
16. عربی ادب کا ماضی اور مستقبل [32]

مضامین:

1. فضیلت علم [33]
2. اربعین بخاری [34]
3. تدریسِ ترجمہ قرآن [35]
4. ہمارا نظامِ تعلیم "پاکستان نظامِ تعلیم [36]
5. مغربی تہذیب اور اقبال [37]
6. معاشی عدمِ تحفظ: خواتین کا ایک مسئلہ [38]
7. تحقیقی مضامین کے چند لوازم [39]
8. مطالعہ اور امتحان کی چند رہنما اصول [40]
9. طہٰ حسین کی فکری اساس [41]
10. ادب کیا ہے؟ [42]
11. سید ابو الاعلیٰؒ مودودی-صدی کے مجدد [43]
12. پیراڈائز کا سٹاپ (افسانہ) [44]
13. جزوی اسلام کے نفاذ کی درخواست کیوں؟ نقطہ نظر [45]
14. عیادت کے آداب

اُردو تراجم:

1- مرچی (نوبل انعام یافتہ مصری ادیب نجیب محفوظ کا افسانہ) [46]
2- بہن کے نام خط [47]
3- کتاب البخلاء پر تحقیقی کام [48]
4- دوسرا انعام (کہانی) [49]
5- جدائی (کہانی) [50]
6- ڈاکٹر کی بیماری [51]
7- فنکار کی زندگی [52]

8- مصور[53]

9- رُوح کی خوشیاں[54]

10- انسان کی کہانی[55]

11- "خلیج کی ریاستیں (گلف اسٹیٹس)[56]

12- مصر میں عربی زبان کی تدریس[57]

13- اسلام میں فرد اور ریاست کے حقوق و فرائض

اس کے علاوہ بہت سے تراجم ترجمان القرآن کے حسن البناء شہید نمبر مئی 2007ء میں چھپے ہیں۔

تعارف و تبصرۂ کتب:

1. رکو، کہ رولیں[58]
2. جدید و قدیم عربی ادبیات میں تنقید[59]
3. جو دیکھا، لکھا[60]
4. جہدِ مسلسل، (آپ بیتی)[61]
5. اسلام اور ذات پات[62]
6. عورت، مغرب اور اسلام[63]
7. میرے روز و شب[64]
8. مولانا عبد الغنی آزاد کشمیری کی حیات[65]
9. بنیادی حقوقِ انسانی[66]
10. استحصال اور جارحیت[67]
11. تعمیر معاشرہ میں مسجد کا کردار[68]
12. شخصیات: (وادیٔ مہران کی علمی و دعوتی شخصیات)[69]
13. احکامِ طلاق[70]
14. اسلام، انسانی حقوق کا پاسبان[71]
15. تربیت گاہ "ڈیپر" ایک استاد کی ڈائری (بزبان سندھی مع انگریزی ترجمہ)[72]

16. یونس رمز کی نعتیہ شاعری[73]

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کا اسلوب: ڈاکٹر صاحب زمانہ طالب علمی سے ہی تقریر و تحریر میں ملکہ رکھتے ہیں۔ عربی و اُردو دونوں زبانوں میں آپ نے قلمی نگارشات پیش کی ہیں۔ عربی ادبیات میں آپ نے جدید نثری رجحانات کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ آپ کے عربی مقالات ملکی وبین الاقوامی عربی مجلات میں شائع ہوئے ہیں جن کی تفصیل ان شاء اللہ ہم آگے ذکر کریں گے۔ اسی طرح اُردو ادبیات میں آپ دینی، تعلیمی، اصلاحی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی وادبی موضوعات پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔ قلم و قرطاس سے آپ کا رشتہ آج بھی مضبوط و توانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی تحریروں میں قارئین کی ذہنی سطح کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ ایک ادیب کے اسلوب میں تنوع ہونا لازمی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا اسلوب بھی موضوعات کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ تحقیقی مقالات میں آپ علمی و مدلل اسلوب اختیار کرتے ہیں۔ ادبی مقالات میں آپ عام سادہ اور لطیف انداز میں قارئین تک مقصدِ تحریر کی تبلیغ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تعلیمی مضامین میں آپ ایک ماہر تعلیم اور دانشور کی طرح جدید دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ماہرانہ رائے پیش کرتے ہیں۔ اصلاحی، سماجی، معاشرتی اور اخلاقی مضامین میں آپ کتاب و سنت کے حامل و متبع مصنف ہیں۔ آپ حضرت علامہ اقبالؒ کی شاعری سے متاثر ہیں۔ مغربی و استعماری صنعتی حملوں اور یلغار کے انسانی فکر وادب پر جو گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں ان کا خوبصورت ادبی انداز میں تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی تحریروں میں کثرت سے علامہ اقبال کے اشعار ذکر کیے ہیں جو آپ کے شعری ذوق کی دلیل ہے۔

ہم یہاں ڈاکٹر صاحب کی تحریروں سے چند اقتباسات بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں:

جدید عربی ادبیات میں ناول نگاری کے بانی محمد المویلحی کے طرزِ تحریر کے بارے لکھتے ہیں: "وہ دور جس میں محمد المویلحی نے حدیث عیسیٰ بن ہشام لکھنا شروع کی، صنائع بدائع کی لفظی جکڑ بندیوں سے مکمل آزاد نہیں ہو سکا تھا۔ بلکہ ادیب اسی کو سمجھا جاتا تھا، جو اپنی فصاحت وبلاغت اور انشاپردازی میں لفظی صنائع بدائع کے مصنوعی زیورات سے آنکھوں کو خیرہ کرنے کی کوشش کرتا تھا بقول علامہ اقبالؒ:

؎ نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

مغربی دنیا کے صنعتی انقلاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مضمون "جدید عربی ادب: فکر و فن کے آئینے میں" لکھتے ہیں: "کیا حقیقت یہ ہے کہ مغربی صنعتی اور استعماری غلبے کے نتیجے میں مفتوحہ اقوام کے ادب وثقافت پر صرف اچھے اثرات ہی مرتب ہوئے یا حقیقت اس کے برعکس ہے، بقول علامہ اقبالؒ:

؎ تھا جو 'ناخُوب'، بتدریج وہی 'خُوب' ہُوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

؎ شیاطین ملوکیت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو

کہ خود نخچیر کے دل میں ہو پیدا ذوق نخچیری

پروفیسر محمد یوسف زکریا صاحب کی تصنیف "جہدِ مسلسل" (آپ بیتی) پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مجھے تو جہدِ مسلسل (آپ بیتی) پڑھ کر ایسا لگا، اسد اللہ خان غالب سے معذرت کے ساتھ:

؎ دیکھنا تحریر کی لذت کو جو اُس نے لکھا

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا

پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین کی کتاب "اسلام اور ذات پات" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: چوتھے باب میں اقوال اکابر اُمت بسلسلہ ذات پات پیش کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ شعر ہے، بقول اقبال:

؎ بُتانِ رنگ وخُوں کو توڑ کر ملّت میں گُم ہو جا

نہ تُورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی

پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری مرحوم کی کتاب جو "جو دیکھا، لکھا پر تبصرہ کرتے فرماتے ہیں: "ڈاکٹر زبیری مرحوم کی اس خوب سیرت کتاب پر تعارف و تبصرہ لکھوانے کے لیے مجھے کافی غور وخوض کرنا پڑا کئی بڑے لوگوں کے نام پر دہ ذہن پر آئے مگر ان سے درخواست کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔ البتہ کتاب کا قند مکرر کے طور پر مطالعہ کرنے کے بعد میری طبیعت میں کچھ بے چینی سی ہے جس کے ازالے کے لیے قلم کا سہارا لیا ہے۔ لیکن ہر گام پر ڈگمگا رہا ہوں کہ:

؎ قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے

اس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے

"اس کتاب کی میرے نزدیک اہمیت یہ ہے کہ اس میں ایک درد مند پاکستانی کے دل کی آواز ہے کہ پاکستان کی صحیح خطوط پر تعمیر و ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کی سائنسی، علمی اور صنعتی بنیادیں کس طرح اُستوار کی جائیں؟ اس کی اخلاقی اور نظریاتی عمارت کس طرح تعمیر کی جائے؟، بقول اقبال:

؎ ولایت، پادشاہی، علمِ اشیا کی جہانگیری

یہ سب کیا ہیں، فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں

آخر میں دعائیہ کلمات پر تبصرہ کا اختتام کرتے ہوئے شعر ذکر کرتے ہیں:

؎ نگاہ بلند سخن دل نواز جاں پُر سوز　　یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

ایک اور جگہ "مغربی تہذیب ڈاکٹر اقبال کی نظر میں" اقبال کے مغرب و مشرق کے مطالعہ کے حوالے سے لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

"اقبال نے انتہائی دیانتداری سے مغرب و مشرق کا مطالعہ کیا دونوں کے محاسن و مصائب کو پرکھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ مغرب جو کچھ فکر و فلسفہ اختیار کیے ہوئے ہے وہ انسانیت کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے:

ے دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہو گا
ے تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکُشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہو گا

اسی طرح اقبال کے اشعار کو موجودہ حالات سے ہم آہنگ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گیارہ ستمبر کے بعد کے پس منظر میں یہ شعر سنیے!

ے ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیب جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولی

فلسفہِ تعلیم کے بارے میں رقمطراز ہیں: "زندگی کے دیگر بنیادی نظریات کی طرح فلسفہ تعلیم کو بھی جدید مادہ پرست مغربی دانشوروں نے اُلجھانے کی اور پیچیدہ بنانے کی کوشش کی ہے۔

ے جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا نام جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مادہ پرستی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مادہ پرستی کا منفی پہلوٗ یہ ہے کہ انسان کی ساری تگ و دو صرف حیوانی خواہشات کی تکمیل کے لیے وقف ہو گئی۔ انسانیت کے روحانی تقاضے اس طرح پس پشت ڈال دیئے گئے کہ آج انسان مادیت کی معراج پر پہنچ جانے کے باوجود حیران و پریشان ہے۔ بقول اقبال:

ے جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!
ے ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

ترجمہ اور خاص طور پر ادبی تحقیقی ترجمہ مشکل کام ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے تراجم میں سلاست وروانی اور فصاحت وبلاغت ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر طہٰ الحاجری کی کتاب البخلاء پر مقدمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اسی طرح جاحظ پر ادبیت کا غلبہ ہم اُس کی علمی تحریروں میں بھی

دیکھتے ہیں۔ مثلاً: اس کی کتاب ہے "کتاب الحیوان" اس میں اس نے اپنے زمانے کے اہم کردار اور مختلف علوم و نظریات پر بحث کی ہے۔ بہت ہی کھرے انداز میں اس کا تجزیہ کیا ہے۔ اس کے باوجود ہمیں نہ علمی خشکی محسوس ہوتی ہے۔ اور نہ ہی استدلال میں نام نہاد دانشوری نظر آتی ہے، نہ اس کی تحریریں قارئین پر بوجھ بنتی ہیں۔ جیسا کہ ہم اس دور کے دوسرے فلسفیوں کو دیکھتے ہیں، اُس نے ان علوم و نظریات کو ادب کا خوبصورت پیراہن عطا کیا، انہیں وہ دلچسپ ادبی انداز میں پیش کرتا ہے"۔[74]

ڈاکٹر صاحب کی اپنی طبع زاد تحریروں میں انتہائی سلاست وروانی ہے۔ کہیں بھی کسی قسم کا تکلف اور تصنع نظر نہیں آتا، آپ مصری ادیبوں کے ناول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "جس زمانے میں طہٰ حسین نے یہ ناول لکھا ہے، اُس وقت ادب کی دنیا میں عورتوں کی آزادی کا نعرہ سکہ رائج الوقت تھا ان حالات میں طہٰ حسین کی ادبی مہارت اور انسانی دیانت کو داد دینا پڑتی ہے کہ اُس نے اپنے ناول کے مختلف کرداروں کے ذریعہ عورتوں کی آزادی کے نعرہ کی حقیقت واضح کر دی ہے۔ مغربی تعلیم سے مزین، مغربی تہذیب میں غرق قاہرہ کا ایک معزز انجینئر کس طرح سے ہنادیٰ جیسی معصوم عورت کی عزت وآبرو پر شبِ خون مارتا ہے۔ اسی طرح ذنوبۃ، نفیسہ، اور خضرہ جیسی عورتوں کے کردار پیش کر کے طہٰ حسین نے ہماری معاشرتی زندگی کے ان تاریک گوشوں کو نمایاں کیا ہے، جنہیں آج تک عورتوں کی آزادی کے خوبصورت نعروں کے خوبصورت پردوں میں چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے"۔[75]

اعزازی مناصب:

1. رکن شعبہ نصاب، وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان (1975ء تا 1987ء)
2. صدر بورڈ آف اسٹڈیز، شعبہ عربی جامعہ کراچی۔
3. رکن اکیڈمک کاؤنسل، جامعہ کراچی
4. رکن داخلہ کمیٹی، جامعہ کراچی۔
5. رکن اکیڈمک کمیٹی، ہائیر سکینڈری ایجوکیشن بورڈ کراچی
6. رکن اکیڈمک کمیٹی، سکینڈری ایجوکیشن بورڈ کراچی
7. مشیر اور ماہر عربی زبان وادب، ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ دویلپمنٹ سینٹر پاکستان (ای آر ڈی سی)
8. صدر، تنظیم اساتذہ پاکستان، صوبہ سندھ
9. ڈائریکٹر، اسلامی نظامت تعلیم سندھ، پاکستان
10. ناظم شعبہ تعلیم، جماعت اسلامی، صوبہ سندھ
11. رکن، سوسائٹی فار پروموشن عربیک

12. رکن، قائد اعظم رائٹرز گلڈ
13. رکن، انٹر نیشنل ایجوکیشنل فورم
14. مدیر، پیامی میگزین
15. عربی زبان و ادب کے مشیر اور ماہر، حرا نیشنل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان
16. ایڈوائزر نصابی کمیٹی برائے عربی زبان وادب، ایجوکیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، کراچی
17. وائس پریذیڈنٹ، قرآن وسنۃ اکیڈمی، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی

ایوارڈز اور آنرز:

1- 1995ء میں ایک نمایاں تحقیقی مقالہ، بعنوان "**جدید عربی ادب فکر و فن کے آئینے میں**" پیش کرنے کے اعزاز میں جامعہ کراچی کی طرف سے آپ کو ایوارڈ عطا کیا گیا۔

2- انقلابات عالم اور انقلاب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک مضمون جسارت میں شائع ہوا جس پر حیدرآباد سیکنڈری بورڈ نے پہلے انعام سے نوازا۔

3- 1975ء میں آپ کو ایم۔اے میں نمایاں گریڈ حاصل کرنے پر "**سر آدم جی گولڈ میڈل**" عطا کیا گیا۔

4- 1970ء میں فاضل عربی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے سلسلہ میں آپ کو بورڈ آف ایجوکیشن، جامعہ سندھ کی طرف سے "**سلور میڈل**" عطا کیا گیا۔

5- 1970ء میں شاہ ولی اللہ کالج کے زیرِ اہتمام ہونے والے ایک مباحثہ میں آپ کو عربی، انگریزی، اردو اور سندھی مباحثہ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر "**گولڈ میڈل**" عطا کیا گیا۔

6- یونیسکو کے پاکستان نیشنل کمیشن نے آپ کو 2004ء میں "**عرب ثقافتی ایوارڈ**" کے لیے منتخب کیا۔

خلاصہ بحث:

1- پروفیسر اسحاق منصوری کا شمار پاکستان کے نمایاں ماہرین تعلیم میں ہوتا ہے۔ آپ بہترین اُستاد، محقق و لکھاری، اور حالاتِ حاضرہ بالخصوص تعلیمی مسائل کے ماہر مبصر ہیں۔

2- عربی زبان وادب کے فروغ کے لیے آپ نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔

3- پاکستان میں عربی زبان وادب کے فروغ اور طلبہ وطالبات کی عربی صلاحیتوں کو پختہ اور پروان چڑھانے کے لیے آپ نے مختلف نصابی کتابیں مرتب کیں۔ آپ قومی سطح پر قائم کردہ نصابی کمیٹیوں کے بھی باقاعدہ رکن رہے۔

4- ڈاکٹر صاحب نے اُمتِ مسلمہ کی فکری آبیاری واصلاحی تعمیر سازی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کا نمایاں کارنامہ قرآن مجید کو نصابی انداز میں مرتب کرنا ہے۔ اس کتاب کو تعلیمی حلقوں سے بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کو تمام سرکاری ونجی اسکولوں میں لازمی حیثیت سے شاملِ نصاب کیا جانا چاہیے۔

5- عربی زبان وادب کے فروغ میں آپ کی قابلِ تحسین کتاب "عربی چھٹی جماعت کے لیے" ہے۔ یہ کتاب پاکستانی مصنفین جو عربی زبان کو سیکھنے سکھانے سے وابستہ ہیں اُن کے لیے یہ نمونہ تقلید ہے۔

6- قومی اور بین الاقوامی مجلات میں آپ کے شائع شدہ عربی اور اُردو تحقیقی مقالات اور مضامین مستند علمی وادبی دستاویزات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

7- جامعات کی سطح پر تحقیقی مقالہ جات اور تصنیف وتالیف پر توجہ دینے کا احساس دلایا ہے۔

مراجع وحواشی:

1-برقی پتا:

https://drive.google.com/file/d/1Gkuk3ZwT9OhOe5H4D8VC__S5V8vqn0Gc/view?usp=sharing

[2] -روزنامہ جسارت(2006ء)، کراچی، جمعہ، 06 جنوری

[3] -انٹرویو: یکم مارچ، 2021ء بوقت: 04:00 شام، بمقام: زبیدہ کلاسک، گلشن اقبال، کراچی

[4] -انٹرویو: یکم مارچ، 2021ء بوقت: 04:00 شام، بمقام: زبیدہ کلاسک، گلشن اقبال، کراچی

[5] -منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، عربی (چھٹی جماعت کے لیے)، ص: 1-2، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، پاکستان، 2014ء

[6] -منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتب، ص: 5، مرکز القرآن، پاکستان

[7] -سورۃ الزمر: 52

[8] -منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتب، ص: 4-5، اسلامی نظامت تعلیم سندھ، پاکستان، 2014ء

[9] -صدیقی، محمد نجات اللہ، مقاصدِ شریعت، صفحہ نمبر: 296، ادارہ تحقیقات اسلامیِ اسلام آباد، 2009ء

[10] -منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، ماہنامہ ترجمان القرآن، ص: 106-107، شمارہ جون 2015ء اہور

[11] تاجی، عبدالصمد، فرائیڈے اسپیشل، 16 اکتوبر 2020ء

[12] -محمد إسحاق، الدکتور، المجمع العلمي العربي الهندي، ص: 151-161، جلد: 23، 2003-2004م، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

[13] ۔منصوري، محمد اسحاق، دکتور، تاریخ العرب والعالم، ص:38-53، جلد:29، العدد:215، مارس- أبریل-2006م، لبنان، بیروت

[14] ۔منصوري، محمد اسحاق، دکتور، تاریخ العرب والعالم، ص:46-55، جلد:29، العدد:220، مایو-یونیو-2005م، لبنان، بیروت

[15] ۔محمد إسحاق، الدکتور، ص:102-110، معارف إسلامي، جامعہ کراچی.

[16]۔منصوري، محمد اسحاق، دکتور، المجمع العلمي العربي الهندي، ص:138-146، جلد:25۔، 2005-2006م، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا

[17] ۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، افکارِ معلم،، اگست1996ءلاہور

[18]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، الایام، ص:۱۷۔۲۹، شمارہ جون2014ء

[19] ۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:47-65، شمارہ: جولائی2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم، کراچی

[20]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:53-59، شمارہ: جولائی2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم، کراچی

[21]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مشمولہ سہ ماہی ''فکر و نظر''، ص:۱۷۔۲۹، شمارہ جون ۲۰۰۷ء، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ، انڈیا

[22] منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مشمولہ سہ ماہی ''فکر و نظر''، ص7-27 شمارہ:2، جلد نمبر:42، جون2005ء، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ، انڈیا

[23] ۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، ماہنامہ قومی زبان، ص:49-57 شمارہ:1، جلد نمبر:73، جنوری، 2001، کراچی

[24]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:27۔36، شمارہ جنوری-جون2011ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[25]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:01۔12، شمارہ جنوری-جون2012ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[26]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:21۔32، شمارہ: جولائی-دسمبر2012ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[27]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:276۔298، شمارہ: جولائی-دسمبر2015ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[28]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:01۔06، شمارہ: جنوری-جون2016ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[29]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:01-12، شمارہ: جولائی2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

[30]۔زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر، ترجمہ: ڈاکٹر محمد اسحاق، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:108-111، شمارہ: جولائی2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

[31] ۔ منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، العروج مجلہ تحقیق، ص: 45-55، ش جلد:2، شمارہ: 2، جولائی-دسمبر، 2018ء، زلیخا انسیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ، کراچی

[32]۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، معارف مجلہ تحقیق، ص:151۔178، شمارہ: جنوری-جون2019ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[33] منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، افکارِ معلم، ص:5، جلد نمبر:۲۷، شمارہ5،، مئی2014ء، لاہور

[34] ۔منصوری، محمد اسحاق، روزنامہ جسارت، ص:4۔25 مئی2012ء، کراچی

[35]۔۔محمد اسحاق، ڈاکٹر۔افکارِ معلم، فروری ۲۰۰۲ءلاہور

[36] ۔منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، افکارِ معلم، ص:49-58، جلد نمبر:17، شمارہ5،، مئی2004ء، لاہور

[37] ۔محمد اسحاق، ڈاکٹر، افکارِ معلم، ص:37-42، جلد نمبر:15، شمارہ نمبر:11، نومبر ۲۰۰۲ء، لاہور

[38] ۔محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، افکارِ معلم، ص:39۔42، جلد نمبر:15، شمارہ:1 جنوری ۲۰۰۲ء

39 - منصوری، محمد اسحاق، افکارِ معلم، ص:19-25، جلد نمبر:4، شمارہ:7، جولائی، 1992ء لاہور

40 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، افکارِ معلم، ص:26-28، جلد نمبر:6، شمارہ نمبر:8، اگست 1994ء، لاہور

41 - "الایام" مصنف: ڈاکٹر طہٰ حسین کا ترجمہ بعنوان "**الأساس الفكري لطه حسين**" افکارِ معلم، لاہور، اگست 1990ء

42 - شاکر، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مترجم اُردو (**ماهو الأدب**) "مصنف: ڈاکٹر شوقی ضیف "افکارِ معلم، جلد نمبر:02، شمارہ:8، 1990ء.

43 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، فرائیڈے اسپیشل، 25 ستمبر 2020ء

44 - محمد اسحاق، ڈاکٹر، افکارِ معلم، ص:۳۷-۴۷، جلد نمبر:14، شمارہ نمبر:8، اگست 2001ء، لاہور

45 - منصوری، محمد اسحاق، ندائے ملت، ص:27-28، جلد نمبر:4، شمارہ:25، جون 1990ء، لاہور

46 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مترجم اُردو (**فلفل**)، کہانی کا مصنف، نجیب محفوظ، سہ ماہی ادبیات، 2003ء، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔

47 - سید قطب، افراح الروح، ترجمہ: روح کی خوشیاں، مطبوعہ

48 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مترجم اُردو، (نقد علی کتاب البخلاء)، ڈاکٹر طہٰ حسین،، ریسرچ جرنل سوشل سائنس 2002ء

49 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مترجم اُردو (**رمية من غير رام**)، کہانی کا مصنف: سلیم بستانی، ماہنامہ قومی زبان، جنوری ۲۰۰۲ء۔

50 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مترجم اُردو، (علی مفترق الطرق)، کہانی کا مصنف: نجیب محفوظ، سہ ماہی ادبیات، ص: 211-213، جلد نمبر 14، شمارہ نمبر: 56، 2001ء، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔

51 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، اُردو مترجم، (**مرض طبيب**) نجیب محفوظ، زیست (علمی وادبی کتابی سلسلہ-۱)، مرتب: ڈاکٹر انصار احمد، 138-145، طبع اول: جنوری 2010ء، زیر اہتمام ادارہ رموز، کراچی

52 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، اُردو مترجم، (**حياة الفنان**) نجیب محفوظ، زیست (علمی وادبی کتابی سلسلہ-۱)، مرتب: ڈاکٹر انصار احمد، 146-151، طبع اول: جنوری 2010ء، زیر اہتمام ادارہ رموز، کراچی

53 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، اُردو مترجم، (**مصور**) محمود تیمور، زیست (علمی وادبی کتابی سلسلہ-۱)، مرتب: ڈاکٹر انصار احمد، 152-155، طبع اول: جنوری 2010ء، زیر اہتمام ادارہ رموز، کراچی

54 - سید قطب، افراح الروح، روح کی خوشیاں، مترجم: ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری، 2006، ادارہ معارف اسلامی، لاہور

55 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، اُردو مترجم "**حي بن يقظان**" کہانی کا مصنف: کامل کیلانی کا ترجمہ بعنوان "انسان کی کہانی" ایک سیریل، "آنکھ مچولی" جولائی 1991ء تا دسمبر 1995ء، 18 حصے۔

56 - "عربی میگزین کا ایڈیٹوریل، "تمثیل" کراچی 1972ء

57 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، مترجم اُردو (**تدريس اللغة العربية في مصر**)، مصنف: ڈاکٹر طہٰ حسین

58 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، اُردو ترجمہ: امراء القیس الکندی کی لامیۃ، مترجم: اکرام جمالی، میگزین "نقطہ نظر"، اسلام آباد، 18 اپریل۔ دسمبر 2005ء

59 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، ادارت وترتیب: پروفیسر ڈاکٹر کفیل احمد قاسمی، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین عمری، معارف مجلہ تحقیق، ص:130۔141، شمارہ جنوری-جون 2011، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

60 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری، معارف مجلہ تحقیق، ص:01۔12، شمارہ جولائی-دسمبر 2019، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

61 - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: پروفیسر محمد یوسف زکریا، معارف مجلہ تحقیق، ص:167-172، شمارہ جنوری-جون 2020، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[62] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین، معارف مجلہ تحقیق، ص:130-141، شمارہ جنوری-جون 2011، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[63] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، پروفیسر، مقالہ نگار: ثروت جمال اصمعی، معارف مجلہ تحقیق، ص:172-182، شمارہ جنوری-جون 2013ء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[64]- منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، ، مصنف: ڈاکٹر طہ حسین، مترجم: حکیم سید عبدالباقی شتری، میگزین "نقطہ ء نظر، ص:109-113، شمارہ: 23، اکتوبر 2007ء۔ مارچ 2008ء "انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز-اسلام آباد۔

[65]- منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، مصنف: محمد یعقوب شاہق، ریسرچ جرنل سوشل سائنس 2004ء

[66]- منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، مصنف: کرنل ڈاکٹر عمر فاروق غازی، ریسرچ جرنل سوشل سائنس، ۲۰۰۲ء

[67]- منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:105، شمارہ: جولائی 2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

[68]- منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:107، شمارہ: جولائی 2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

[69]منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر وقار احمد زبیری، معارف مجلہ تحقیق، ص:01۔12، شمارہ جولائی-دسمبر 2019، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[70] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: ڈاکٹرحبیب الرحمان، معارف مجلہ تحقیق، ص:197، شمارہ جولائی-دسمبر 2014، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[71] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: سید جلال الدین عمری، معارف مجلہ تحقیق، ص:63-68، شمارہ جنوری-جون 2012، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[72] - منصوری، محمد اسحاق، ڈاکٹر، پروفیسر، مصنف: ڈاکٹر صالح محمد شاہ مترجم: ڈاکٹر نیاز احمد میمن، معارف مجلہ تحقیق، ص:130-141، شمارہ جنوری-جون 2011، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

[73]- یونس رمز، حرف حرایاب (نعتیہ کلام)، تبصرہ از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری، ص:13-14، طبع اول 2012ء، زیر اہتمام: محور علم وادب-ادارہ تعمیر ادب، عبیر پبلی کیشن، کراچی

[74] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، جاحظ کے ادبی اسلوب کا مطالعہ کتاب البخلاء کے تناظر میں، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:57-58، شمارہ:5 جولائی 2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

[75] - منصوری، محمد اسحاق،ڈاکٹر، طہ حسین کی ادبیات کا تنقیدی مطالعہ، مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، ص:57-58، شمارہ:5 جولائی 2006ء، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License